سوال

(567) حمل کے فوت ہونے سے عدت کے ساقط ہونے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب حمل فوت ہوجائے تو کیا اس کے ساتھ عدت ساقط ہوجاتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شارح "المنتقی" کے کلام کے مطابق ان کا یہ قول ہے کہ "ظاہری عبارت آیت کے عموم کی وجہ سے اس پر دلالت کرتی ہے اگرچہ حمل عورت کے پیٹ میں مرجائے (پھر بھی وہ عدت میں رہے گی۔)" میں کہتا ہوں: بے شک یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ " (الطلاق: 4) سے وہ وضع حمل مراد ہے جو عادت کے مطابق ہو، پس عورت نے زندہ یا مردہ بچہ جنم دیا، وہ عورت عدت سے فارغ ہوگئی، اور جب تک زندہ یا مردہ حالات میں بچہ اس کے پیٹ میں رہے اور اس کے نکلنے کی امید ہو تو عورت اس کے نکلنے تک عدت میں ہوگی، اور اگر بچہ پیٹ میں ہی فوت ہوجائے اور اس کے نکلنے کی واضح امید بھی نہ ہو تو اس عورت کو اگر بچے کے پیٹ سے نکلنے تک عدت میں باقی رہنے کا حکم دیا جائے درآں حالیکہ بچے کے نکلنے کی امید نہ ہو تو اس عورت کو بہت سی تکلیف میں مبتلا رہنا پڑے گا۔

بظاہر صحیح بات یہ محسوس ہوتی ہے کہ جب بچے کی موت متحقق ہوجائے اور بچے کے نکلنے کی بھی امید نہ ہو تو وہ عورت غیر حاملہ جیسی عدت گزارے گی کیونکہ حمل کا حکم اس عورت سے ساقط ہوچکا جس طرح اس سے حاملہ کا نفقہ ساقط ہوگیا۔

اس ظاہری مفہوم کی تائید ہوتی ہے اس سے کہ بلاشبہ حاملہ عورت کی عدت کی حکمت یہ ہے کہ نطفے خلط ملط نہ ہوجائیں اور نسب مشتبہ نہ ہوجائے، اور اس مسئلے میں یہ حکمت پائی جاتی ہے۔ مجھے جو قول ظاہر اور راجح معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ اس حالت میں حمل کا حکم عدت کے سلسلے میں ساقط ہوجانا ہے۔ جس طرح اس کے باقی احکام ساقط ہوجاتے ہیں، جیسے: میراث، وصیت اور نفقے وغیرہ کا استحقاق۔ واللہ اعلم (السعدی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

محدث فتویٰ